

ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 15 اکتوبر 1964

مسرز مودی اسپینگ اینڈ ویونگ ملز کمپنی لمیٹڈ

بنام

کمشنر انکم ٹیکس، پنجاب اور دیگر

(پی بی گیندر گڈ کر، چیف جسٹس، کے این وانچو، ایم ہدایت اللہ، رگھو بردیال اور جے آر

مدھو لکر جسٹسز)

پنجاب جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ 1948 (XLVI سال 1948) میں پنجاب ایکٹ

XIII، سال 1959ء کے تحت ترمیم، دفعہ 5(2)(a)(ii) - استثنیٰ کی شق میں

ترمیم کی گئی جس کے نتیجے میں رجسٹریشن کے فارم میں ترمیم کی گئی۔

آئین ہند، آرٹیکل 286(3) - ریاستی ایکٹ میں فراہم کردہ ٹیکس کی شرحیں ریاستی

ایکٹ میں مرکزی سیلز ٹیکس ایکٹ کی ذیلی دفعہ 14 اور 15 کے تحت فراہم کردہ زیادہ

سے زیادہ شرحوں سے زیادہ ہیں۔

پنجاب جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ 1948 (XLVI، سال 1948) کی دفعہ 7 کے تحت

ریاست میں کاروبار کرنے کی شرط کے طور پر ایکٹ کے تحت ٹیکس ادا کرنے کے ذمہ دار

تمام ڈیلرز سے کہا گیا تھا کہ وہ مقررہ فارم یعنی فارم 3 میں رجسٹریشن سرٹیفکیٹ حاصل

کریں جو دفعہ 5(2)(a)(ii) کے مقاصد کے لئے سامان کی درجہ یاجات کی وضاحت

کرے گا۔ مذکورہ دفعہ میں سامان کے ڈیلر کے قابل ٹیکس مجموعی آمدنی میں شامل ہونے

سے استثنیٰ فراہم کیا گیا تھا جو کسی رجسٹرڈ ڈیلر کو فروخت کیا گیا تھا جس نے انہیں ریاست

پنجاب میں فروخت کے لئے کسی بھی سامان کی تیاری میں استعمال کرنے کے ارادے سے

خریدا تھا۔ مذکورہ دفعہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر اعلان کردہ مقصد کے لئے سامان استعمال نہیں کیا گیا تو خریدار کو ان پریسیلر ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔ اعلامیہ کی شکل قانون کے تحت قاعدہ 26 میں فارم XXIIS.T کے طور پر مقرر کی گئی تھی۔ دفعہ 5(2)(a) (ii) میں موجود 'ریاست پنجاب میں' کے الفاظ 1959 میں ایک ترمیم کے ذریعے متعارف کرائے گئے تھے۔ قاعدہ 26 اور فارم XXII میں بھی اس کے نتیجے میں ترمیم کی گئیں لیکن فارم 3 میں 1961 تک ترمیم نہیں کی گئی۔ درخواست گزار جو اس ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ڈیلر تھے انہوں نے سال 1956 میں فارم 3 میں رجسٹریشن کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا تھا۔ سال 1959-60 تک انہوں نے اپنے ذریعے خریدی گئی بغیر بنا ہوا کپاس کی وجہ سے استثنیٰ کا دعویٰ کیا، جسے انہوں نے پنجاب میں بنا اور پھر مودی نگر یوپی بھیج دیا، وہاں کپڑے کی تیاری میں استعمال کے لئے۔ ان کے دعوے کو سیلر ٹیکس حکام نے مسترد کر دیا تھا اور انہوں نے ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن دائر کی تھی۔ اسی کو خارج کرنے کے بعد وہ فٹنس کا سرٹیفکیٹ لے کر سپریم کورٹ آئے۔

درخواست گزاروں کی طرف سے یہ دلیل دی گئی تھی:

- (1) درخواست گزار کو دیئے گئے فارم III کے سرٹیفکیٹ کے مطابق یہ شرط نہیں تھی کہ اس سرٹیفکیٹ کے تحت خریدی گئی کپاس پنجاب میں تیار کی جائے۔
- (2) اگر دفعہ کا تقاضا تھا کہ پیداوار پنجاب میں ہونی چاہیے تو چونکہ خام کپاس پنجاب میں کاشت کی جاتی تھی اس لیے وہ شرط پوری ہو جاتی تھی۔ کپاس کی بنائی ایک بنانے کا عمل تھا۔

- (3) کوئی ٹیکس نہیں ہو سکتا کیونکہ 1959 میں ترمیم کے بعد ایکٹ کی دفعہ 5 میں چارج مکمل نہیں ہوا تھا کیونکہ دفعہ اور ترمیم شدہ قواعد میں رجسٹریشن کے ترمیم شدہ سرٹیفکیٹ کی ضرورت تھی جو فارم مقرر نہ ہونے کی وجہ سے جاری نہیں کیا گیا تھا۔

(4) ایکٹ کی دفعات 4 اور 5 جس میں 4 فیصد ٹیکس کا اہتمام کیا گیا تھا، کو غیر فعال قرار دیا جانا چاہئے کیونکہ وہ سینٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1956 کی ذیلی دفعہ 14 اور 15 کی دفعات سے متصادم تھے جس نے زیادہ سے زیادہ حد مقرر کی تھی۔

حکم ہوا کہ: (i) کمپنی نے رجسٹریشن کا سرٹیفکیٹ خود پڑھنے میں غلطی کی تھی۔ دفعہ 5 اور 7 کو قاعدہ 26 اور فارم XXIIS.T اور اعلامیہ کے ساتھ پڑھا جانا تھا۔ لہذا پرانے رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کو پڑھیں اگرچہ اس میں "ریاست پنجاب میں" کے الفاظ شامل نہیں تھے جو قانون، قاعدہ اور فارم XXIIS.T کے ساتھ مل کر کام کریں گے۔ کمپنی کو ایکٹ اور قواعد کی تعمیل کرنی تھی، اور غیر ترمیم شدہ سرٹیفکیٹ کے پیچھے پناہ نہیں لے سکتی تھی۔ [598C-E]۔

(ii) بُنائی کا عمل بنانے کا عمل تھا یا نہیں، اس کا فیصلہ کرنا غیر ضروری تھا، کیونکہ اس شق کی ایک اور شرط، یعنی بنانے کے نتیجے میں فروخت کے لئے سامان ہونا ضروری ہے، اپیل کنندگان کی طرف سے مطمئن نہیں تھا۔ وہ یقینی طور پر کپاس کو کپڑا بنانے کے لئے استعمال کرتے تھے۔ [598D-F]۔

(iii) یہ دلیل کہ رجسٹریشن کے سرٹیفکیٹ کے لئے مناسب فارم کے نسخے کے بغیر چارجنگ دفعہ نامکمل تھا، زبردستی کے بغیر تھا۔ پرانے فارم کو ترمیم شدہ سمجھا جانا چاہئے، اور اس کے باوجود دفعہ اور قواعد مکمل تھے، اور نئے فارم پر منحصر نہیں تھے۔ رجسٹریشن سرٹیفکیٹ صرف اس بات کا ثبوت تھا کہ کمپنی کچھ اشیاء کی تیاری میں استعمال ہونے والے مقاصد کے لئے ایک رجسٹرڈ ڈیلر تھی، ان میں سے ایک کپاس تھی۔ نیا فارم تجویز کرنے یا اسے جاری کرنے میں کوتاہی نے دفعہ 5 یا قواعد کو غیر مؤثر نہیں بنایا۔ [599A-C]۔

(iv) پنجاب جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ کی مذکورہ دفعات کو غیر مناسب طریقے سے نافذ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس ایکٹ اور سینٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 15 میں فراہم کردہ

زیادہ سے زیادہ نرخوں کے درمیان شرحوں میں فرق ہے۔ آرٹیکل 286(3) کا مطلب یا ارادہ ریاستوں کے سیز ٹیکس ایکٹ میں ان تمام چارجنگ دفعات کو ختم کرنا نہیں ہے جو سینٹرل سیز ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 15(a) کے مطابق ہیں، بلکہ اس کے مطابق ان میں ترمیم کرنا ہے۔ ریاست کے قانون کو پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے قانون میں شامل پابندیوں اور شرائط کے تابع قرار دیا گیا ہے اور ریاستی ایکٹ میں شرح میں ترمیم کی جائے گی۔ لہذا مرکزی ایکٹ کی دفعات کا اثر صرف ریاستی ایکٹ کی شق کو تباہ کیے بغیر اس میں ترمیم کرنا تھا۔ [600D-E]۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 534، سال 1964۔

سول رٹ نمبر 1527، سال 1962 میں پنجاب ہائی کورٹ کے 18 فروری 1963 کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے جی ایس پاٹھک اور کے کے جین۔

جواب دہندگان کی طرف سے سالیسٹر جنرل ایس وی گپتے، ایس گوپال سنگھ اور آر این سچتھی شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس ہدایت اللہ نے سنایا۔

جسٹس ہدایت اللہ:- نے 18 فروری 1963 کو چندی گڑھ میں پنجاب ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف سرٹیفکیٹ کے ذریعے یہ اپیل 1959-60 کے سیز ٹیکس کے تخمینے میں مودی اسپننگ اینڈ ویونگ ملز کمپنی لمیٹڈ، مودی نگر کے مجموعی آمدنی میں کچھ اشیاء کو شامل کرنے پر سوال اٹھایا ہے۔ اس سال کمپنی نے اپنی فروخت کارپوریشن جمع کر لیا جس میں Rs. 4089954.24np کا مجموعی سالانہ آمدنی اور نئے پیسے Rs. 130296.81np کا قابل ٹیکس مجموعی آمدنی دکھائی گئی۔ قابل ٹیکس مجموعی آمدنی کی گنتی میں کمپنی نے 1085842.74np روپے کی کٹوتی کی۔ 3 جنوری

1956 کو دیے گئے رجسٹریشن سرٹیفکیٹ پر اس کی جانب سے خریدی گئی بنا بنائی کپاس کی وجہ سے Rs.447437.33 np حاصل ہوئے۔ اس کٹوتی کی اجازت ضلع پٹیالہ کی تشخیصی اتھارٹی نے نہیں دی تھی، جسے پٹیالہ ضلع کا ڈسٹرکٹ ٹیکسیشن آفیسر بھی کہا جاتا ہے۔ تیل کے بیجوں کی خریداری کے سلسلے میں بھی ٹیکس سے استثنیٰ کا دعویٰ کیا گیا تھا جسے کمپنی نے پنجاب جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ 1948 کے دفعہ 5(2)(a)(ii) کے تحت قابل ٹیکس مجموعی آمدنی سے خارج کرنے کا دعویٰ کیا تھا۔ تشخیصی اتھارٹی کی جانب سے بھی اس دعوے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ اس کے بعد کمپنی نے ہائی کورٹ میں آئین کے آرٹیکل 226 اور 227 کے تحت درخواست دائر کی لیکن اپیل کے تحت حکم کے ذریعے درخواست خارج کر دی گئی۔ سماعت کے دوران مسٹر جی ایس پاٹھک نے تیل کے بیجوں کے بارے میں دعویٰ کو ترک کر دیا اور اس لئے معاملے کے اس حصے کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

یہ ٹیکس پنجاب جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ 1948 (XLVD، سال 1948) کے تحت عائد کیا جا رہا ہے۔ اس ایکٹ میں وقتاً فوقتاً ترمیم کی گئی اور جن ترمیم سے ہمارا تعلق ہے وہ آخری بار پنجاب ایکٹ XIII سال 1959 میں کی گئی تھیں۔ دفعہ 2(i) میں "ٹرن اور" کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ کسی بھی ڈیلر کی طرف سے کسی مخصوص مدت کے دوران فروخت اور خریداری کی رقم اور فروخت اور خریداری کے کچھ حصوں کا مجموعہ شامل ہے جو تجارتی رعایت کے طور پر قابل قبول رقم سے کم ہے۔ دفعہ 4 میں ٹیکس کے واقعات کی وضاحت کی گئی ہے اور ہر اس ڈیلر کو ٹیکس کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے جس کی مجموعی آمدنی قابل ٹیکس مقدار سے زیادہ ہے۔ اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ کمپنی کی مجموعی آمدنی قابل ٹیکس مقدار سے تجاوز کرتا ہے اس دفعہ پر تفصیل سے بات

کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ دفعہ قابل ٹیکس مقدار کی تعریف بیان کرتا ہے اور کمپنی اس تعریف کے اندر ہے۔ اس کے بعد دفعہ 5 مندرجہ ذیل فراہم کرتا ہے:

"5. ٹیکس کی شرح.

(1) اس ایکٹ کی دفعات کے تحت، ہر سال کسی ڈیلر کے قابل ٹیکس مجموعی آمدنی پر ایک روپے میں چار نئے پیسے سے زیادہ کی شرح پر ٹیکس عائد کیا جائے گا جیسا کہ ریاستی حکومت نوٹیفکیشن کے ذریعہ ہدایت دے سکتی ہے:

فراہم

بشرطیکہ سینٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ 1956 کی شق 2 کی شق (c) کے مطابق کسی بھی اعلان کردہ سامان کے بارے میں ایک روپے میں ٹیکس کی شرح دو نئے پیسے سے زیادہ نہیں ہوگی اور ایک سے زیادہ مرحلے پر ایسی اشیاء کی خرید و فروخت پر ایسا ٹیکس عائد نہیں کیا جائے گا: (یہ قانون نمبر 18 سال 1960 کے تحت یکم اپریل 1960 سے نافذ کیا گیا تھا)۔

فراہم

(2) اس ایکٹ میں "قابل ٹیکس ٹرن اوور" سے مراد یہ ہے کہ کسی ڈیلر کے مجموعی سالانہ آمدنی کا وہ حصہ جو اس میں کٹوتی کے بعد باقی رہ جاتا ہے:

(الف) اس مدت کے دوران اس کی مجموعی آمدنی:

(i)

(ii) کسی رجسٹرڈ ڈیلر کو ایک مقررہ شکل میں اس کی طرف سے اعلان کردہ اشیاء کی فروخت جس کا مقصد ریاست پنجاب میں دوبارہ فروخت کرنا یا بین ریاستی تجارت یا

تجارت کے دوران فروخت کرنا یا ہندوستان کے علاقے سے باہر سامان کی برآمد کے دوران فروخت کرنا یا اس کے رجسٹریشن سرٹیفکیٹ میں بیان کردہ سامان کی ریاست پنجاب میں کسی بھی سامان کی تیاری میں استعمال کے لئے درج ہے۔ اس طرح کے سامان کی پیکنگ کے لئے کنٹینر زیادہ مگر مواد کے رجسٹرڈ ڈیلر کو فروخت اور فروخت کے لئے: بشرطیکہ اس طرح کی فروخت کی صورت میں رجسٹرڈ ڈیلر جس کو سامان فروخت کیا جاتا ہے اور جس پر مقررہ فارم پر مقررہ تفصیلات شامل ہوں، اس کی طرف سے باقاعدہ طور پر بھرا اور دستخط شدہ اعلامیہ پیش کیا جائے جو سامان فروخت کرتا ہے:

بشرطیکہ جب ایسی اشیاء ڈیلر کی طرف سے استعمال کی جاتی ہیں جن کو یہ ان مقاصد کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے فروخت کیے جاتے ہیں جن کے لئے انہیں فروخت کیا گیا تھا، تو وہ اس طرح کے سامان کی فروخت پر عائد ٹیکس کی شرح سے اس کی خریداری پر ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا، اس کے باوجود کہ ایسی خریداری دفعہ 2 کی شق (ff) کے تحت شامل نہیں ہے:

.....

"....."

ڈیلرز کی رجسٹریشن دفعہ 7 کے ذریعہ فراہم کی جاتی ہے جو دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ فراہم کرتی ہے:

"7. ڈیلرز کی رجسٹریشن۔

(1) کوئی بھی ڈیلر اس ایکٹ کے تحت ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار ہونے کے باوجود ڈیلر کی حیثیت سے اس وقت تک کاروبار نہیں کرے گا جب تک کہ وہ رجسٹرڈ نہ ہو اور اس کے پاس رجسٹریشن سرٹیفکیٹ نہ ہو۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت رجسٹرڈ ہونے والا ہر ڈیلر مقررہ طریقے سے اس سلسلے میں مقررہ اتھارٹی کو درخواست دے گا۔

(3) اگر مذکورہ اتھارٹی اس بات سے مطمئن ہو کہ رجسٹریشن کے لئے درخواست مناسب ہے تو وہ ایسے قواعد کے مطابق اور اس طرح کی فیس کی ادائیگی پر درخواست دہندہ کا اندراج کرے گا اور اسے مقررہ فارم میں رجسٹریشن کا سرٹیفکیٹ دے گا جس میں دفعہ 5 کی ذیلی شق (2) کی شق (a) کی ذیلی شق (ii) کے مقاصد کے لئے سامان کی درجہ یا درجات کی وضاحت کی جاسکتی ہے۔

.....
"....."

دفعہ 5(2)(a)(ii) کی جگہ ایکٹ نمبر 13 سال 1959 نے لے لی۔ اس میں جن الفاظ کا ذکر کیا گیا ہے وہ 20 اپریل 1959 سے پنجاب ایکٹ نمبر 18 سال 1960 کے تحت شامل کیے گئے تھے۔

جب دفعہ 5(2)(a)(ii) میں ترمیم کی گئی تو "ریاست پنجاب میں" کے الفاظ شامل کیے گئے، جو پہلے موجود نہیں تھے، پنجاب جنرل سیلز ٹیکس رولز، 1949 کے رول 26 میں بھی ترمیم کی گئی۔ قاعدہ نمبر 26، جس میں مختلف نوٹیفکیشنز کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے (آخری بار 29 ستمبر، 1961 کو ہے) درج ذیل ہے:

"26. ایک ڈیلر، جو فروخت کے سلسلے میں رقم اس بنیاد پر کاٹنا چاہتا ہے کہ وہ ایکٹ کی دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (2) کی شق (a) کی ذیلی شق (ii) کی دفعات کے تحت اس طرح کی کٹوتی کرنے کا حقدار ہے، مطالبہ کرنے پر، ایسی فروخت کے سلسلے میں متعلقہ کیش میمویا بل کی کاپی پیش کرے گا، جیسا کہ فروخت نقد فروخت یا ادھار پر فروخت ہے، اور خریداری ڈیلر یا

اس کے ایجنٹ کی طرف سے فارم XXIIIS.T میں تحریری طور پر یہ اعلان ہے کہ زیر بحث سامان ریاست پنجاب میں دوبارہ فروخت کے لئے ہے یا ایسی اشیاء اس کے رجسٹریشن سرٹیفکیٹ میں بیان کی گئی ہیں کہ وہ کسی بھی چیز کو ریاست پنجاب میں فروخت کے لئے استعمال کرے۔"

اگرچہ "فارم XXIIIS.T" کے آخر میں الفاظ 28 جون 1955 کو داخل کیے گئے تھے لیکن "ریاست پنجاب میں" کے الفاظ 13 سال 1959 کے ایکٹ کی منظوری کے بعد یکم فروری 1960 کو شامل کیے گئے تھے۔

فارم XXIIIS.T کو یکم فروری 1960 کو تبدیل کیا گیا تھا۔ یہ فارم رجسٹرڈ ڈیلرز کی جانب سے کسی دوسرے رجسٹرڈ ڈیلر سے سامان خریدنے کے لیے پیش کیا جائے گا تاکہ قانون کے دفعہ 5 کے تحت قاعدہ 26 کے تحت ٹیکس سے استثنیٰ حاصل کیا جاسکے۔ فارم XXIIIS.T میں ڈیلر کو اس سامان کے بارے میں اعلان کرنے کی ضرورت تھی کہ وہ "ریاست پنجاب میں فروخت کے لئے مینوفیکچرنگ" کے مقصد کے لئے تھے۔ بد قسمتی سے، اگرچہ دفعہ اور قاعدہ میں رجسٹریشن سرٹیفکیٹ میں بھی اسی طرح ترمیم کرنے پر غور کیا گیا تھا، لیکن فارم IIS.T میں سرٹیفکیٹ میں اس وقت تک ترمیم نہیں کی گئی تھی جب تک کہ 29 ستمبر، 1961 کے ایک سرکاری نوٹیفکیشن میں نیا فارم مقرر نہیں کیا گیا تھا، یعنی موجودہ معاملے میں تشخیص کی مدت کے بعد۔ لہذا کمپنی کے پاس رجسٹریشن کا سرٹیفکیٹ تھا جس میں اس بات کی کوئی شرط نہیں تھی کہ یہ سامان ڈیلر کی جانب سے "ریاست پنجاب میں فروخت کے لیے سامان کی تیاری میں استعمال کیا جائے گا۔" کمپنی کے پاس موجود پرانے سرٹیفکیٹ میں واضح الفاظ موجود نہیں تھے۔

کمپنی کا موقف یہ ہے کہ اسے دیے گئے سرٹیفکیٹ کے مطابق یہ شرط نہیں تھی کہ اس سرٹیفکیٹ کے تحت خریدی گئی کپاس پنجاب میں تیار کی جائے۔ کمپنی کا معاملہ یہ تھا

کہ اس نے تیاری کے لئے خام کپاس خریدی اور اسے پنجاب میں اپنی بُنائی ملوں میں بُنائی کیا اور وہاں واقع کمپنی کی ملوں میں کپڑے کی تیاری کے لئے گانٹھوں کو اتر پردیش کے مودی نگر بھیج دیا۔ اس طرح یہ دعویٰ کیا گیا کہ کپاس کی خریداری سیلز ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 5 (2)(a)(ii) کے تحت ٹیکس سے پاک ہے۔ متبادل طور پر، یہ پیش کیا گیا تھا کہ اگر دفعہ کا تقاضا ہے کہ پیداوار پنجاب میں ہونی چاہیے، تو چونکہ کچی کپاس پنجاب میں بُنی گئی تھی اس لیے یہ شرط پوری ہوتی ہے۔ یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ کپاس کی بُنائی ایک بنانے کا عمل تھا جس نے کچی کپاس کو بُنی ہوئی کپاس میں تبدیل کر دیا۔ اس طرح یہ دلیل دی گئی کہ دفعہ کے تقاضے بھی پورے کیے گئے۔ تیسری دلیل یہ تھی کہ کوئی ٹیکس نہیں ہو سکتا کیونکہ سیلز ٹیکس ایکٹ کا چارجنگ دفعہ (دفعہ 5) 1959 میں اس کی ترامیم کے بعد مکمل نہیں ہوا تھا کیونکہ دفعہ اور ترمیم شدہ قواعد میں رجسٹریشن کے ترمیم شدہ سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہوتی تھی جو فارم مقرر نہ ہونے کی وجہ سے جاری نہیں کیا گیا تھا۔ آخر میں یہ دلیل دی گئی کہ ایکٹ کی ذیلی دفعہ 4 اور 5 میں 4 فیصد (4 پیسے فی روپیہ) ٹیکس کا اہتمام کیا گیا ہے جو سینٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ 1956 کی ذیلی دفعہ 14 اور 15 کی دفعات سے متصادم ہے۔

اس معاملے میں اٹھائے گئے تمام دلائل (آخری کو چھوڑ کر) ترمیم شدہ دفعہ اور ترمیم شدہ قاعدے کے مطابق رجسٹریشن کا نیا سرٹیفکیٹ تجویز کرنے اور اسے جاری کرنے میں بد قسمتی سے کوتاہی پر مبنی ہیں۔

کمپنی نے اعتراف کیا کہ اگرچہ اس نے پنجاب میں سامان (خام کپاس) خریدا، پنجاب میں اپنی بُنائی ملوں میں کپاس کی بُنائی کی، لیکن اس نے کپڑے کی تیاری کے مقاصد کے لئے ریاست اتر پردیش کے مودی نگر میں واقع اپنی اسپننگ اور ویونگ ملوں کو گانٹھیں بھیج دیں۔ ہمارے سامنے دلائل میں یہ تسلیم کیا گیا تھا (جیسا کہ آرٹیکل 32 کے تحت دائر کی

گئی دورٹ پٹیشنوں میں حقائق میں بیان کیا گیا تھا لیکن اس اپیل کی سماعت کے دوران واپس لے لیا گیا تھا) کہ بُنی ہوئی کپاس کی گانٹھیں فروخت نہیں کی گئیں بلکہ ریاست پنجاب سے باہر کپڑے کی تیاری کے لیے استعمال کی گئیں۔

کمپنی خود ہی رجسٹریشن کے سرٹیفکیٹ کو پڑھنے میں غلط ہے۔ دفعہ 5 اور 7 کو قاعدہ 26 اور فارم XXII.S.T کے ساتھ پڑھنا ہوگا۔ لہذا پرانے رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کو پڑھیں اگرچہ اس میں "ریاست پنجاب میں" کے الفاظ شامل نہیں تھے، لیکن دفعات، قاعدہ اور فارم XXII.S.T کے ذریعہ واضح طور پر ترمیم کی جائے گی۔ کمپنی کو ایکٹ اور قواعد کی تعمیل کرنی تھی اور غیر ترمیم شدہ سرٹیفکیٹ کے پیچھے پناہ نہیں لے سکتی تھی۔ ہمیں اس بات پر غور کرنا ہوگا کہ آیا کمپنی نے موجودہ معاملے میں ایکٹ اور قواعد کی تعمیل کی ہے یا نہیں۔ لفظ 'امینوفیکچرنگ' کے معنی کے بارے میں ہمیں بہت سے احکام کا حوالہ دیا گیا تاکہ یہ ثابت کیا جاسکے کہ خام کپاس کی بُنائی کو ایک لحاظ سے بنانے کا عمل کہا جاسکتا ہے۔ ہمیں اس معاملے میں یہ فیصلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ دفعہ 5(2)(a) (ii) میں کہا گیا ہے کہ رجسٹریشن کے سرٹیفکیٹ میں بیان کردہ سامان "ریاست پنجاب میں فروخت کے لئے کسی بھی سامان کی تیاری میں ڈیلر کے استعمال کے لئے ہونا چاہئے"۔ اس میں تین شرائط شامل ہیں پہلی یہ ہے کہ وہ ڈیلر کے استعمال کے لئے ہونا چاہئے۔ دوسرا یہ کہ انہیں ریاست پنجاب میں تیار کرنے کے لئے ہونا چاہئے۔ اور تیسرا یہ ہے کہ بنانے کے نتیجے میں فروخت کے لئے سامان ہونا چاہئے۔ یہ فیصلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ کیا فروخت پنجاب میں بھی ہونی چاہئے کیونکہ ضرورت کے مطابق کوئی فروخت نہیں ہوئی۔ استثنیٰ کا دعویٰ صرف اسی صورت میں کیا جاسکتا ہے جب کمپنی تینوں شرائط کو پورا کرے۔ اس معاملے میں آخری شرط پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ "برائے فروخت" کے الفاظ سامان کے معیار کو ظاہر کرتے ہیں اور یہ واضح ہے کہ پنجاب میں تیار ہونے والا سامان

فروخت کے لئے ہونا چاہئے۔ دفعہ کے مطابق جو سامان بنانے کا نتیجہ ہے وہ فروخت کے لئے ہونا چاہئے نہ کہ ریاست سے باہر کسی مینوفیکچرنگ میں مینوفیکچرر کے استعمال کے لئے جس کے نتیجے میں مختلف سامان پیدا ہوتا ہے۔ کمپنی نے ریاست پنجاب میں جو سامان تیار کیا تھا وہ بنا ہوا کپاس کی گاٹھیں تھیں اور وہ یقینی طور پر فروخت کے لئے نہیں تھیں کیونکہ انہیں اتر پردیش میں اس کی اسپننگ اور یونگ ملوں کو بھیجا گیا تھا۔ لہذا اس استثنیٰ کا دعویٰ اس حقیقت کے پیش نظر نہیں کیا جاسکتا کہ دفعہ کے تمام تقاضوں پر عمل نہیں کیا گیا۔

یہ دلیل کہ رجسٹریشن کے سرٹیفکیٹ کے لئے مناسب فارم کے نسخے کے بغیر چارجنگ دفعہ نامکمل ہے، ہمیں حراست میں لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم پہلے ہی دکھا چکے ہیں کہ پرانے فارم کو ترمیم شدہ سمجھا جانا چاہئے اور اس کے باوجود دفعہ اور قواعد نئے فارم پر منحصر نہیں تھے۔ وہ مکمل اور موثر تھے۔ رجسٹریشن سرٹیفکیٹ صرف اس بات کا ثبوت تھا کہ کمپنی کچھ اشیاء کی تیاری میں استعمال ہونے والے مقاصد کے لئے ایک رجسٹرڈ ڈیلر تھی، ان میں سے ایک کپاس تھی۔ نیا فارم تجویز کرنے یا اسے جاری کرنے میں کوتاہی نے دفعہ 5 اور قواعد کو غیر موثر نہیں بنایا۔

جناب جی ایس پاٹھک نے اس کے بعد یہ دلیل پیش کی کہ دفعہ 5(1) جو روپے میں زیادہ سے زیادہ 4 روپے کی شرح مقرر کرتا ہے کیونکہ ٹیکس سینٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ کی ذیلی دفعہ 14 اور 15 کے پیش نظر ناکام ہونا چاہئے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ دفعہ 5(1) میں دوسری شرط صرف یکم اپریل 1960 سے شامل کی گئی تھی اور اس تاریخ سے پہلے دفعہ کام نہیں کر سکتا تھا۔ سینٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 14 کے تحت کچھ اشیاء کو بین ریاستی تجارت یا تجارت میں خصوصی اہمیت کا حامل قرار دیا گیا ہے اور غیر تیار شدہ ریاست میں ہر

قسم کی کپاس کا ذکر کیا گیا ہے، چاہے وہ بُنا ہوا یا خام۔ اس کے بعد دفعہ 15 مندرجہ ذیل فراہم کرتا ہے:

"15. کسی ریاست کے اندر اعلان کردہ اشیاء کی خرید و فروخت پر ٹیکس کے سلسلے میں پابندیاں اور شرائط۔

کسی ریاست کا ہر سیلز ٹیکس قانون، جہاں تک وہ اعلان کردہ اشیاء کی خرید و فروخت پر ٹیکس عائد کرتا ہے یا مجاز کرتا ہے، مندرجہ ذیل پابندیوں اور شرائط کے تابع ہوگا، یعنی:

(a) ریاست کے اندر ایسی اشیاء کی خرید و فروخت کے سلسلے میں اس قانون کے تحت واجب الادا ٹیکس اس کی خرید و فروخت کی قیمت کے دو فیصد سے زیادہ نہیں ہوگا اور اس طرح کا ٹیکس ایک سے زیادہ مرحلے پر نہیں لگایا جائے گا۔

"(b)

یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ مذکورہ اعلامیہ اور دفعہ 15 (a) کی وجہ سے ٹیکس کی شرح سینٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 15 اور پنجاب جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (1) کو ناکام ہونا چاہئے کیونکہ یہ دلیل قبول نہیں کی جاسکتی کیونکہ آر ٹیکل 286 (3) جس کے تحت اعلان کیا گیا ہے وہ درج ذیل ہے:

"286(1).....

.....(2)

(3) کسی ریاست کا کوئی بھی قانون، جہاں تک وہ قانون کے ذریعہ بین ریاستی تجارت یا تجارت میں خصوصی اہمیت کے حامل قانون کے ذریعہ اعلان کردہ اشیاء کی خرید و فروخت پر ٹیکس عائد کرتا ہے، یا اس کے نفاذ کا اختیار دیتا ہے، لیوی کے نظام کے سلسلے میں ان

پابندیوں اور شرائط کے تابع ہوگا، ٹیکس کی شرحیں اور دیگر واقعات جیسا کہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ بیان کر سکتی ہے۔

آرٹیکل 286 کی شق (3) کا مطلب یا ارادہ ریاستوں کے سیلز ٹیکس ایکٹ میں ان تمام چارجنگ دفعات کو ختم کرنا نہیں ہے جو سینٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 15(a) سے مختلف ہیں، بلکہ اس کے مطابق ان میں ترمیم کرنا ہے۔ ریاست کے قانون کو پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے قانون میں شامل پابندیوں اور شرائط کے تابع قرار دیا گیا ہے اور ریاستی ایکٹ میں شرح میں ترمیم کی جائے گی۔ آرٹیکل 286(3) کا اثر اب دفعہ 15(1) کی دوسری شرط کے ذریعہ سامنے لایا گیا ہے۔ لیکن یہ شرط بہت احتیاط سے نافذ کی گئی ہے اور اس کے بغیر بھی نتیجہ وہی تھا۔

ہمارے فیصلے میں کمپنی کی طرف سے زور دی گئی کسی بھی دلیل کو قبول نہیں کیا جاسکتا ہے۔ لہذا یہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے خرچہ ادا کرتے ہوئے خارج کر دیا جائے گا۔
اپیل خارج کر دی گئی۔